جمعیت علماء ہند۔ حصہ دوم مؤلفہ پروین روزینہ ناشر: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت، پوسٹ بکس نمبر ۱۲۳۰۔ اسلام آباد صفحات ۳۸۸۔ قیمت ساٹھ روپے

زیر نظر کتاب کے حصہ اول پر "الحق" میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے۔ حصہ دوم میں نویں اجلاس (۱۹۳۰ء) سے چودھویں اجلاس (۱۹۴۵ء) تک کے خطبات استقبالیہ، خطبات صدارت اور منظور شدہ تجاویز مرتب کی گئی ہیں۔ کتاب کے آخر میں دو ضمیمے ہیں۔ پہلے ضمیمہ میں "قانون فسخ نکاح" سے متعلق علماء کا مرتب کردہ ایک مسودہ دیا گیا ہے۔ دوسرا ضمیمہ ان تمام حضرات کے سوانحی خاکوں پر مشتمل ہے جنہوں نے جمعیت کے سالانہ اجلاسوں کی صدارت کی اس حصہ میں کتاب کے دونوں حصوں کا مکمل اشاریہ بھی شامل ہے۔ ایک علمی اور تحقیقی ادارہ سے اس کی توقع تھی جو بطریق احسن پوری کی گئی ہے۔

پروین روزینہ صاحبہ کی اس تالیف سے برصغیر کی سیاسی اور مذہبی زندگی میں علمائے کرام کی کوششوں پر روشنی پڑتی ہے اور علمائے کرام کے کردار اور کارناموں کے بارے میں رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت سے بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ قومی اہمیت کی حامل ایسی ہی دوسری دستاویزات کی ترتیب وتدوین کی جانب توجہ دے گا۔ زیر نظر کتاب کی کتابت اور طباعت کا معیار اچھا ہے۔

قرآن۔ ایک نظر میں از مولانا محمد میاں صدیقی۔ ناشر مطبوعات حرمت۔ بینک روڈ راولپنڈی (صدر) صفحات ۴۴۴۔ طباعت عمدہ۔ قیمت ستر روپے

امت مسلمہ آج جن اعتقادی اور عملی کوتاہیوں کا شکار ہے۔ ان سب کا واحد سبب یہ ہے کہ اس کا تعلق کتاب ہدایت یعنی قرآن مجید سے کمزور ہو گیا ہے۔ اس تعلق کو از سر نو استوار کرنے اور اسے مضبوط بنانے کے لئے جو بھی اور جس قدر بھی کوشش کی جائے مستحسن اور قابل تعریف ہے۔

ادارہ مطبوعات حرمت نے اردو دان طبقہ کو قرآن سے قریب لانے اور استفادۂ قرآن کی راہ مختصر کرنے کی خاطر پہلے "مضامین قرآن حکیم" شائع کی اور اب زیر نظر کتاب "قرآن۔ ایک نظر میں" پیش کی ہے۔

قرآن۔ ایک نظر میں۔ جناب محمد میاں صدیقی صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ جن کے قلم سے اس سے پہلے دینی اور علمی موضوعات پر کئی کتابیں اور مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

زیر نظر کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلا حصہ کتاب کے ۳۹۲ صفحات کو محیط ہے۔ اس میں ہر سورہ کا تعارف اسباب وزمانۂ نزول اور رکوعات کا خلاصہ دیا گیا ہے ہر رکوع کا خلاصہ زیادہ سے زیادہ دس سطروں میں آ گیا ہے۔ مؤلف نے سورہ کے تعارف اور اسباب نزول کے لئے عربی اور اردو کی اکثر مستند تفاسیر سامنے رکھی ہیں۔ البتہ